122319 ـ قضاء سے قبل روزوں كى قضاء ميں تاخير كا فديہ دينے كا حكم

سوال

ايك عورت دريافت كرنا چاہتى ہے كہ آيا اس پر رمضان كے روزوں كى قضاء اور فديہ دونوں ہيں، يا كہ وہ سارے روزوں كى قضاء كرنے كے بعد ايك ہى بار سب ايام كا فديہ اكٹھا ادا كر دے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر كسى شخص نے رمضان المبارك كے روزوں كى قضاء ميں تاخير كر دى حتى كہ دوسرا رمضان شروع ہوگيا اگر تو يہ عذر يعنى بيمارى يا حمل يا دودھ پلانے كى وجہ سے ہو تو روزوں كى قضاء كے علاوہ كچھ نہيں، ليكن اگر عذر كے بغير ہو تو پھر وہ گنہگار ہے اور اس كے ذمہ قضاء ہوگى.

ليكن اس پر فديہ كے بارہ ميں علماء كرام كے ہاں اختلاف پايا جاتا ہے جمہور علماء كرام تو اس پر فديہ لازم كرتے ہيں يعنى وہ ہر دين كے بدلے مسكين كو كھانا دے.

اس كے بارہ ميں تفصيل ہم سوال نمبر (26865) كے جواب ميں بيان كر چكے ہيں كہ راجح يہى ہے كہ فديہ لازم نہيں آتا، ليكن اگر بطور احتياط ادا كرتا ہے تو يہ بہتر ہے، اس كا مطالعہ كريں.

جو علماء فديہ دينے كا كہتے ہيں ان كے ہاں يہ فديہ دوسرا رمضان شروع ہونے پر ہى لاگو ہو جائيگا، اس ليے چاہے تو وہ شخص اسى وقت فديہ ادا كر دے، اور چاہے تو روزوں كى قضاء كرنے كے بعد ادا كرے، ليكن افضل يہى ہے كہ برى الذمہ ہونے كے ليے جلدى ادا كر دے.

الموسوعة الفقهية ميں درج ہے كہ:

" رمضان كى قضاء تراخى يعنى دير ميں ہے، ليكن جمہور علماء كرام اسے مقيد كرتے ہيں كہ جب اس كى قضاء كا وقت نہ جاتا رہے، وہ يہ كہ دوسرا رمضان نہ شروع ہو بلكہ اس سے پہلے پہلے رمضان كى قضاء كے روزے ركھنا ہونگے.

كيونكہ عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا بيان كرتى ہيں كہ:

" میرے ذمہ رمضان المبارک کے روزے ہوتے تو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کی وجہ سے شعبان کے علاوہ ان روزوں کی قضاء نہیں کر سکتی تھی "

جیسا کہ پہلی نماز دوسری سے مؤخر نہیں کی جا سکتی.

اور جمہور علماء کے ہاں بغیر کسی عذر کے پہلے رمضان کی قضاء دوسرے رمضان تك مؤخر کرنا جائز نہیں؛ اس لیے کہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی حدیث سے یہی ثابت ہوتا ہے.

لیکن اگر کوئی اسے مؤخر کر دیتا ہے تو اس کے ذمہ فدیہ ہوگا یعنی ہر روزے کی قضاء کے ساتھ وہ ایك مسکین کو کھانا بطور فدیہ ادا کریگا، کیونکہ ابن عباس اور ابن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہم سے یہی مروی ہے انہوں نے رمضان کے روزں کی قضاء دوسرے رمضان تك ادا نہ کرنے والے کے متعلق یہی فرمایا ہے.

" اس پر قضاء اور ہر روزے کے بدلے بطور فدیہ ایك مسکین کو کھانا دینا ہے "

اور یہ فدیہ تاخیر کی بنا پر، یہ فدیہ قضاء سے قبل یا قضاء کے ساتھ یا قضاء کے بعد بھی دیا جا سکتا ہے " انتہی

دیکھیں: الموسوعة الفقهية (28 / 76).

اور مرداوی حنبلی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" فدیہ میں وہ غلہ دےگا جو کفارہ کے لیے کفایت کرتا ہے، اور قضاء سے قبل یا قضاء کے ساتھ یا بعد میں بھی فدیہ دیا جا سکتا ہے، مجد یعنی شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے دادا کا کہنا ہے: ہمارے نزدیك افضل یہ ہے کہ خیر میں جلدی کی جائے؛ تا کہ تاخیر کی آفات سے خلاصی ہو " انتہی

دیکھیں: الانصاف (3 / 333).

واللہ اعلم .